مسجد محمود کی افتتاحی تقریب پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔ اور اس کے بعد تمام معزز مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃاللّٰہ وبرکاتہٗ کہا۔

بعد ازاں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** سب سے پہلے تو میں اس موقع پر تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے براہِ مہربانی ہماری دعوت قبول کی اور آج شام یہاں ہمارے ساتھ موجود ہیں۔ آپ میں سے اکثر مسلمان نہیں ہیں اس لئے ایک اسلامی تقریب میں شمولیت آپ کی وسعت قلبی اور رواداری کو ظاہر کرتی ہے۔ لہٰذا میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں آپ سب کا دل کی گہرائیوں سے مشکور وممنون ہوں۔ میرا شکریہ محض رسمی یا دکھاوا نہیں بلکہ یہ میرے ایمان کا حصہ ہے کیونکہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ جو شخص اپنے ساتھی کا شکر گزار نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ آپ کی قدر کرنا دراصل میرا مذہبی فریضہ ہے اور یہ ہماری مذہبی تعلیمات کا ایک خوبصورت حصہ ہے جس پر میں اور تمام احمدی عمل پیرا ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے شکر کے یہ جذبات اس لئے بھی بڑھ جاتے ہیں کہ ہم اس وقت انتہائی نازک اور پُر آشوب حالات سے گزر رہے ہیں اور اسلامی دنیا کے حوالہ سے یہ بات بالخصوص حقیقت پر مبنی ہے۔ ہم سب اس حقیقت سے واقف ہیں کہ گزشتہ سالوں میں بعض نام نہاد انتہا پسند مسلمان تنظیمیں بنی ہیں جو اسلام کے نام پر انتہائی ہولناک مظالم ڈھارہی ہیں۔ ایک طرف جہاں وہ آپس میں لڑ رہے وہیں دوسری طرف اپنے حکمرانوں کے خلاف بھی جنگ کررہے ہیں۔ اسی طرح بعض حکومتیں بھی اپنے شہریوں کے حقوق ادا کرنے میں ناکام ہورہی ہیں جس کی وجہ سے باغی گروہ جنم لے رہے ہیں جو شدید مخالفت میں پیش پیش ہیں۔ اس کے نتیجہ میں بعض مسلمان ملکوں میں معاشرتی نظام بالکل تباہ ہوکر رہ گیا ہے۔ یہ ممالک امن کی بجائے ایک نہ ختم ہونے والے بے معنی فساد کے بھنور اور بربریت کی دلدل میں دھنس گئے ہیں۔ یہ جو کچھ بھی ہورہا ہے اُسے صرف انسانیت کے نام پر دھبہ ہی کہا جاسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً یہ سچ ہے کہ یہ تنازعات یا تشدد محض مسلمان ممالک تک ہی محدود نہیں بلکہ بعض غیر مسلم ممالک میں بھی خانہ جنگی اور اضطراب نظر آرہا ہے خاص طور پر اُن ترقی پذیر ممالک میں جنہیں اقتصادی مسائل کا سامنا ہے۔ بہر حال مسلمان ممالک میں موجود بے چینی کو ہی دنیاوی مسائل کا مرکز اور وجہ پریشانی سمجھا جارہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض نام نہاد مسلمان دہشتگرد اور تشدد پسند گروہ جنم لے چکے ہیں جو نہ صرف اپنے ملکوں میں گھناؤنے مظالم ڈھار ہے ہیں بلکہ اپنی اس دہشتگردی کو باہر کے ملکوں میں بھی لے گئے ہیں۔ اسی وجہ سے گزشتہ کچھ عرصہ میں یہاں مغربی ممالک میں بھی انتہائی گھناؤنے حملے ہوئے ہیں جن کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ مثال کے طور صرف گزشتہ سال ہی پیرس، برسلز، اور لینڈو (Orlando) اور بعض دیگر بڑے شہروں میں دہشتگردی کے حملے ہوئے جن میں معصوم لوگوں کو بے رحمی اور وحشیانہ طریق سے قتل کیا گیا۔ ایسے واقعات نے مغرب میں غیر مسلموں کے اندر خوف کی فضا پیدا کردی ہے جس کی وجہ سے اسلام سے خوف میں اضافہ ہوتا دکھائی دے رہا ہے جسے یہاں بالعموم اسلاموفوبیا (islamophobia) کی اصطلاح سے جانا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بے شک آپ اس تقریب میں شامل ہیں اور احمدی مسلمانوں سے آپ کا ذاتی رابطہ ہے لیکن اس کے باوجود یہ ممکن ہے کہ آپ میں سے بعض ہماری مسجد کے حوالہ سے خوف وخدشات رکھتے ہوں۔ آپ شاید سمجھتے ہوں کہ جب تک احمدی مسلمانوں کی مسجد نہیں تھی تو وہ معاشرے میں رچے بسے ہوئے تھے لیکن اب چونکہ ان کی اپنی مسجد بن گئی ہے اس لئے شاید اب یہ اپنی مساجد کے دروازے بند کرلیں اور باقی معاشرہ سے بالکل قطع تعلق ہوجائیں یا پھر اس مسجد کو دہشتگردی کی کارروائیاں کرنے کے لئے، حملوں کے منصوبے بنانے کے لئے اور معاشرہ کا امن تباہ کرنے کے لئے استعمال کریں۔ دنیا کے جن حالات کا میں نے ابھی ذکر کیا اس کے پیشِ نظر اگر آپ میں سے کسی کو یہ تحفظات ہیں تو اس میں مَیں آپ کو قصوروار نہیں ٹھہراؤں گا بلکہ میرے نزدیک تو ایسے خدشات مکمل طور پر جائز ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چنانچہ ان امور کی روشنی میں میں آغاز میں ہی آپ سب پر واضح کردینا چاہتا ہوں کہ مسجدوں کی تعمیر کا مقصد بہت عظیم ہوتا ہے۔ یہ مسجدیں فتنہ وفساد پھیلانے کی بجائے درحقیقت دنیا میں حقیقی اور دیرپا امن کے قیام کی بنیاد رکھنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ کسی بھی مسجد کا سب سے اوّلین مقصد یہ ہے کہ وہاں لوگ جمع ہوکر خدا تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے سامنے جھکیں اور اس کے رحم اور پیار کے طلبگار ہوں۔ تاہم صرف اپنی خوشحالی اور امن کے لئے دعائیں مانگ لینا کافی نہیں بلکہ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ تمام لوگوں کے امن اور خوشحالی کے لئے دعا کرے خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب یا علاقہ سے ہو۔ کیونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے آپ کے لئے پسند کرتا ہے۔

پس اگر ہم اپنے لئے امن، تحفظ، محبت اور احترام چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم دوسروں کے لئے بھی یہی کچھ چاہیں۔ چنانچہ حقیقی مساجد فتنہ وفساد اور نفرت پھیلانے کی بجائے لوگوں کو یکجا کرنے اور تمام بنی نوع انسان کو محبت، باہمی عزت واحترام، ہم آہنگی اور سکون جیسی اقدار پر جمع کرنے کی نیت سے بنائی جاتی ہیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اس اصول کا کامل مظہر تھے کہ دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگوں کو اپنے خالقِ حقیقی سے دور ہوتا دیکھ کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید غم اور دکھ ہوتا اور اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کئی کئی راتیں خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے سجدہ ریز رہتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی سوز کے ساتھ دعائیں کرتے کہ یہ لوگ کیوں اپنی اصلاح نہیں کررہے؟ یہ لوگ ظلموں سے باز کیوں نہیں آتے؟ یہ لوگ کیوں برائیوں اور بدیوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے؟ اور کیوں یہ لوگ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے عذاب کا مَورد بنانے پر تُلے ہوئے ہیں؟ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دکھ اور تکلیف اس قدر گہری تھی کہ قرآن کی ایک آیت میں اللہ تعالیٰ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دکھ اور پریشانی کا ذکر کرتے ہوئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوکر فرماتا ہے کہ کیا تُو اس وجہ سے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لے گا کہ لوگ امن کے ساتھ نہیں رہتے اور خدا تعالیٰ اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا نہیں کرتے؟ غرضیکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن کے ہر حصہ سے، ہر رگ وریشہ سے انسانیت کے لئے لامتناہی رحم اور ہمدردی مترشح تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس لئے حقیقی مسلمان جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے ہیں وہ مسجدوں میں ہرگز بد ارادے یا دوسروں کو نقصان پہنچانے کی نیت لے کر داخل نہیں ہوسکتے۔ بلکہ وہ تو اس مضبوط ایمان کے ساتھ مسجدوں میں جاتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور دعا اور گریہ وزاری کریں کہ ساری دنیا امن کے ساتھ متحد ہوجائے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ایک حقیقی مسجد تو ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے کے لئے امن کی ضامن ہوتی ہے۔ اور خدانخواستہ اگر کوئی مسجد ان نیک ارادوں کے ساتھ نہیں بنی تو اس کا مطلب ہے وہ اپنا مقصد پورا نہیں کررہی۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی اسی قسم کی ایک نام نہاد مسجد بنائی گئی تھی جس کا مقصد معاشرہ میں فتنہ وفساد پھیلانا تھا۔ چنانچہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مسجد کو گرانے کا حکم دیا کیونکہ یہ مسجد خدا تعالیٰ کی عبادت اور انسانیت کے حقوق ادا کرنے کے لئے نہیں بلکہ بد ارادے کے ساتھ تعمیر کی گئی تھی۔ اس لئے اس مسجد کو منہدم کردیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ وہ اسلام کی اعلیٰ تعلیمات ہیں جن میں مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ مسجد کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے صرف یہی ضروری نہیں کہ وہ اپنے خالق کے فدائی بنیں بلکہ مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور انہیں فائدہ پہنچانے والے ہوں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت ہر طرح سے بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اسلامی تعلیمات کا خلاصہ دو فقروں میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کامل محبت کرنا اور اس کے حقوق ادا کرنا اور دوسرا اُس کی مخلوق کے ساتھ محبت رکھنا اور اس کے حقوق ادا کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مُسلمہ ہمیشہ سے ہی ان تعلیمات پر کاربند رہی ہے۔ اس لئے ہم جہاں بھی مساجد یا اپنی جماعتیں قائم کرتے ہیں وہاں جلد ہی دوسروں کی خدمت کرنے کی وجہ سے ہماری ایک پہچان بن جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری پہچان ہی یہی ہے کہ ہم انسانیت کی خاطر ہر ممکن قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی ضرورت ہو جماعت احمدیہ مسلمہ انسانیت کی خدمت کے لئے صفِ اول میں کھڑی ہوتی ہے۔ ہم تمام دنیا میں بلاتفریق رنگ ونسل اور مذہب فلاحی کام کررہے ہیں۔ ہمارا صرف یہی مقصد ہے کہ ضرورتمندوں کو آرام پہنچایا جائے اور انہیں بہتر زندگی کے مواقع فراہم کئے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہماری مساجد صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کی جگہ نہیں ہیں بلکہ یہ مساجد ان مراکز کا بھی کام دیتی ہیں جہاں ہم جمع ہوکر مقامی لوگوں کی مدد کے مختلف طریقوں کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی مساجد میں صرف یہی منصوبے بنائے جاتے ہیں کہ ہم مسکینوں اور محرومی کا

شکار لوگوں کی تکلیفوں اور غموں کو کس طرح دور کر سکتے ہیں۔ صرف یہی سکیمیں بنائی جاتی ہیں کہ صعوبتوں کا شکار اور مصیبت زدہ لوگوں کی محرومی اور مایوسی کا بوجھ ہلکا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
مثال کے طور پر ہم نے ترقی پذیر ممالک میں سینکڑوں سکول اور ہسپتال کھولے ہیں تا کہ دنیا کے اِن دور دراز علاقوں میں رہنے والوں کو تعلیم اور طبی سہولیات مہیا کی جاسکیں۔ اسی طرح ہم بہت سے ایسے دیہاتوں اور قصبوں میں صاف پانی مہیا کر رہے ہیں جہاں اس قسم کی سہولت پہلے موجود نہ تھی۔ یہاں مغرب میں رہتے ہوئے پانی کی اصل قدر جاننا بہت مشکل امر ہے۔ پانی مہیا کرنے والی کمپنیوں کو کچھ رقم ادا کر دینے سے ہماری ٹونٹیوں سے صاف پانی آنے لگتا ہے۔ اس لئے یہ سمجھنا نہایت مشکل ہے کہ افریقہ اور دنیا کے بعض غریب حصوں میں رہنے والے لوگ اس بیش بہا نعمت کے لئے کس قدر ترسے ہوئے ہیں۔ پانی تو زندگی کا ذریعہ ہے لیکن اس کے باوجود دنیا کے بیشتر حصوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کی پانی تک پہنچ نہ ہونے کے برابر ہے۔ افریقن ممالک میں اگر بارشیں ہو جائیں تو ان کے تالاب بھر جاتے ہیں لیکن اکثر خشک سالی کی وجہ سے پانی کے تالاب خشک ہو جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں پانی کی شدید قلت ہو جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
حقیقت تو یہ ہے کہ دیہاتوں اور دور دراز علاقوں میں اگر بارشیں ہو بھی جائیں تو ان لوگوں کو صاف پانی مہیا نہیں ہوتا کیونکہ جن تالابوں کا پانی وہ استعمال کرتے ہیں وہ مختلف قسم کے بیکٹیریا اور مُضر مادّوں سے زہر آلود ہوتا ہے۔ یہ لوگ جو پانی پینے، نہانے، کھانا پکانے اور اپنے کپڑے دھونے کے لئے استعمال کرتے ہیں وہی پانی جانور بھی پیتے ہیں جو اکثر جانوروں کے فضلہ سے آلودہ ہو جاتا ہے۔ پھر یہ کہ یہ پانی ان کے نلوں سے نہیں بہہ رہا ہوتا بلکہ اس کی خاطر چھوٹے چھوٹے بچے اپنے سروں پر پانی کے برتن اُٹھائے کئی کئی کلو میٹر کا سفر پیدل طے کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں بھی کئی سال افریقہ رہ چکا ہوں اور یہ سب میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے ایسی عمر میں جبکہ انہیں سکول میں ہونا چاہئے اور آزاد ہونا چاہئے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے شدید حالات سے مجبور ہو کر روزانہ ایک ایسے معمول کو برداشت کرتے ہیں جو یہاں مغرب کی آرام دہ زندگی میں رہتے ہوئے ہمارے لئے نا قابل تصور ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہاں ترقی یافتہ ممالک میں لوگوں کے روزمرہ کے مسائل تو نہایت معمولی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ہماری پریشانی یہی ہوتی ہے کہ ہمارے بچے وقت پر سکول پہنچ جائیں یا اسی قسم کے چھوٹے موٹے مسائل ہیں۔ پسماندہ ممالک میں رہنے والوں کے لئے تو اس قسم کے معمولی مسائل صرف خام خیالی ہے۔ ان لوگوں کے بچے تو اُن سہولیات کی خاطر جو یہاں ہمارے بچوں کے پاس ہیں اپنا سب کچھ قربان کر دیں۔ کیا وہ اپنے خاندان کے روزمرہ کے استعمال کے لئے پانی لانے کے لئے دور دراز سفر کرنے کی بجائے ہر روز سکول جانے کی خاطر اپنا سب کچھ نہیں دے دیں گے؟ پس ان لوگوں کو آرام پہنچانے کے لئے اور ان کی تعلیم کی پیاس بجھانے کے لئے جماعت احمدیہ شمسی توانائی پر چلنے والے اور ہینڈ واٹر پمپس لگا کر انہیں پینے کا صاف پانی مہیا کر رہی ہے۔ جب یہ لوگ پہلی مرتبہ نلوں میں سے پانی بہتا دیکھتے ہیں تو اکثر ہمارے رضا کار اُس موقع کی تصاویر یا ویڈیو بنا لیتے ہیں اور بعد میں یہ تصاویر اور ویڈیوز مجھے بھی دکھاتے ہیں۔ ایک مفلسانہ زندگی گزارنے کے بعد ان لوگوں کے چہروں پر اور بالخصوص چھوٹے چھوٹے بچوں کے چہروں پر (جبکہ وہ اپنے دروازے کے بالکل سامنے پانی کو دیکھتے ہیں) آنے والی بے انتہا خوشی قابل دید ہوتی ہے۔ اُن کے لئے یہ بات ایسی ہے جیسے ان کی تمام امنگیں اور خوابیں حقیقت بن گئیں یا جیسے انہیں ساری دنیا کے خزائن حاصل ہو گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدی مسلمان ان لوگوں کی خدمت کر کے فخر محسوس کرتے ہیں اور اس کو ایک فضل جانتے ہیں کہ ہمیں دوسروں کو سہولت اور آرام پہنچانے کا موقع ملا کیونکہ یہی اسلامی طریق ہے۔ پس اس سے واضح ہوتا ہے کہ جہاں کہیں بھی جماعت احمدیہ مسلمہ مسجد تعمیر کرتی ہے تو وہاں کے مقامی لوگ جلد ہی جان لیتے ہیں اور اس بات کی کھلے عام تصدیق کرتے ہیں کہ یہ لوگ بے غرض ہو کر اور مذہب سے بالا ہو کر انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں اور ہر ممکن طور پر معاشرے میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اسی طرح احمدی مسلمان اُن لوگوں کی مدد بھی کرتے ہیں جو کہ قدرتی آفات کا شکار بن جاتے ہیں۔ اس کی حالیہ مثال ہیٹی میں چند ہفتے قبل آنے والا Hurricane Mathew ہے جس کے نتیجہ میں وہاں شدید تباہی و بربادی ہوئی ہے۔ اس طوفان کے فوراً بعد ہیومینٹی فرسٹ نے، جو کہ ہماری جماعت انسانیت کی خدمت کے لئے ایک تنظیم بنائی ہے، نے فوری طور پر وہاں رضا کار بھیجے جنہوں نے وہاں Royal Navy Dutch کے ساتھ مل کر امدادی کام کئے ہیں۔ ہمارے احمدی رضا کاروں کی کوششوں کا اُن پر اتنا اچھا اثر ہوا کہ Dutch Naval Ship کے کمانڈر نے بعد میں ہماری کوششوں کو سراہتے ہوئے ایک خط میں لکھا کہ اس نے ہیومینٹی فرسٹ جیسی بے نفس اور خلوص اور جذبہ کے ساتھ انسانیت کی خدمت کرنی والی کبھی کوئی اَور تنظیم نہیں دیکھی۔ اس لئے مَیں ایک بار پھر کہوں گا کہ حقیقی مسجدوں اور حقیقی مسلمانوں سے خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ہمارا جہاد جھوٹا جہاد نہیں ہے یا دہشتگردی اور ظلم کرنے کا جہاد نہیں ہے بلکہ ہمارا جہاد تو وہی جہاد ہے جس کی تعریف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی اور جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی عمل کیا۔ ایک مرتبہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم دفاعی جنگ، جو کہ زبردستی مسلمانوں پر مسلط کر دی گئی تھی، سے واپس تشریف لائے تو اپنے صحابہ کو فرمایا کہ وہ ایک چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہیں اور یہ بڑا جہاد خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی اور نفسوں کی اصلاح کا جہاد ہے۔ لہٰذا ہمارا جہاد تلواروں، بندوقوں اور بموں کا جہاد نہیں ہے۔ ہمارا جہاد ظلم، بربریت اور نا انصافی کا جہاد نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا جہاد تو پیار، محبت اور خدا ترسی کا جہاد ہے۔ ہمارا جہاد تو برداشت، انصاف اور انسانی ہمدردی کا جہاد ہے۔ ہمارا جہاد تو اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کا جہاد ہے۔ اگر ہم نے کوئی جہادی گروپ بنائے ہیں تو وہ معصوم لوگوں پر وحشیانہ حملے کرنے اور ان کو مارنے کے لئے یا کلبوں، سٹیشنوں اور اس قسم کی دوسری جگہوں پر دہشتگردانہ حملہ کرنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ ان کا مقصد تو ہر وقت اور ہر جگہ تمام لوگوں کے حقوق قائم کرنا ہے۔ اور ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم وحشیوں کی طرح تلواریں یا بندوقیں نہیں چلاتے بلکہ ہمارے پسندیدہ ہتھیار تو پیار، محبت، ہمدردی اور سب سے بڑھ کر دعاؤں کے ہتھیار ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جیسا کہ اب یہ مسجد بن چکی ہے اس لئے مجھے پورا یقین ہے کہ یہاں کے مقامی احمدی مسلمان نہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف متوجہ ہوں گے بلکہ پہلے سے بڑھ کر انسانیت کی خدمت پر بھی توجہ دیں گے۔ ہمارے ہمسائے دیکھیں گے کہ یہ مسجد روشنی کی کرن ثابت ہوگی جو کہ معاشرے کو پیار، محبت اور شائستگی جیسی اقدار سے منور کرنے والی ہوگی۔ آپ لوگ دیکھیں گے کہ یہ مسجد کس طرح امن، خوشحالی اور تمام انسانیت کے لئے جائے پناہ بن جانے کی ایک روشن مثال بن جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً قرآن کریم نے ہمسایوں کے حقوق پر اس قدر زور دیا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمسایوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف اس قدر توجہ دلائی کہ مجھے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمسایوں کو وراثت کا حقدار بنا دے گا۔ پس اگر اس مسجد کے ہمسایوں میں سے کسی کو اس مسجد کے حوالہ سے کوئی خدشہ یا خوف ہو تو وہ اسے کلیتہً ختم کر دے۔ ہم احمدی مسلمان اپنے ہمسایوں کا پورا خیال رکھتے، ان کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ عزت سے پیش آتے ہیں تا کہ ہم اپنے ایمان کے تقاضے پورے کر سکیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مقامی احمدی یہ ثابت کریں گے کہ وہ یہاں کی لوکل کمیونٹی سے وفا کا تعلق رکھنے والے ہیں اور اپنی تمام تر قابلیتوں کے ساتھ آپ سب لوگوں کی خدمت کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان الفاظ کے ساتھ مَیں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا اس تقریب میں شمولیت پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور پھر سے کہتا ہوں کہ ہماری یہ مسجد ہمیشہ امن اور خیر خواہی کا مرکز بن کر رہے گی اور اس کے دروازے ہمیشہ ہر مذہب اور عقیدہ سے تعلق رکھنے والوں کے لئے کھلے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔